احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 40

منگل 2 اکتوبر 2001ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 61

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

منگل 2 اکتوبر 2001ء 14 رجب 1422 ہجری - 2 اخاء 1380 ہش جلد 51-86 نمبر 224

اللہ نے ذمہ لے لیا ہے

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ رات کے وقت آنحضرت ﷺ کی حفاظت کی غرض سے پہرہ لگایا جاتا تھا - مگر جب آیت واللّٰہ یعصمک من الناس نازل ہوئی تو آپ نے خیمے سے باہر جھانکا اور فرمایا:

اے لوگو اب تم جا سکتے ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے خود میری حفاظت کی ذمہ داری لے لی ہے -

(جامع ترمذی کتاب التفسیر سورۃ مائدہ - حدیث نمبر 2972)

دشمن اپنی تمام کوششوں کے باوجود رسول اللہ ﷺ کو شہید کرنے میں کامیاب نہ ہوا

حضرت مسیح موعود کی زندگی میں اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے ایمان افروز واقعات

جماعت احمدیہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی حفاظت کے خاص وعدوں کا تذکرہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 28 - ستمبر 2001ء بمقام بیت الفضل لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

لندن 28 ستمبر 2001ء - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج یہاں بیت الفضل میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس میں اللہ کی حفاظت کے وعدے کا ذکر تفصیل سے فرمایا - حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطبہ ایم ٹی اے نے بیت الفضل سے لائیو ٹیلی کاسٹ کیا - اور دیگر کئی زبانوں میں رواں ترجمہ بھی نشر کیا گیا -

حضور ایدہ اللہ نے ابتداء میں آیت قرآنی المائدہ 66 کے حوالے سے فرمایا کہ دعوت الی اللہ ہم سب پر فرض ہے - یہ سوال بالکل بے معنی ہے کہ فرض ہے یا نہیں -

آنحضرت ﷺ کی حفاظت کے بارے میں اللہ تعالیٰ کے وعدے کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے حضرت خلیفہ اول کا ارشاد بیان فرمایا کہ حضرت عمرؓ حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ عنہم کیسے بڑے آدمی' بڑے بہادر اور شجاع تھے مگر قتل کرنے والوں نے تینوں کو شہید کر دیا حالانکہ وہ زمانہ اسلام کی شان وشوکت کا تھا اور کمزوری کے زمانے میں آنحضرت ﷺ کی حفاظت کی گئی حضرت مسیح موعود نے فرمایا آنحضرتؐ کے خلاف کیا کیا نہیں ہوا - زخمی ہوئے مگر اللہ نے حفاظت کی اور دشمن آپ کو قتل کرنے میں کامیاب نہ ہوا - آنحضرت ﷺ کو اپنی حفاظت کی فکر نہ تھی آپ جنگ میں سب سے آگے ہوتے جہاں جنگ کا سب سے زیادہ زور ہوتا - پھر بھی اللہ آپؐ کو محفوظ رکھتا -

سیدنا حضرت خلیفہ رابع نے حضرت مسیح موعود کے بارے میں اللہ کی حفاظت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود کا ارشاد پیش فرمایا کہ دشمن ہمیں آگ میں بھی ڈال کر دیکھ لے اللہ ہمیں بچا لے گا - حضور ایدہ اللہ نے اس ضمن میں فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کے غلاموں سے بھی اللہ کا یہی سلوک رہا اور انڈونیشیا کے واقعہ کا ذکر فرمایا - حضرت مسیح موعود کی خدائی حفاظت کے وعدے کے عملی ظہور کے سلسلے میں حضور ایدہ اللہ نے بعض واقعات بیان فرمائے - ایک گنوار کسی مولوی کا وعظ سن کر حضرت مسیح موعود کو نعوذ باللہ قتل کرنے آیا تھا - بیعت کر کے واپس گیا - مقدمہ کرم دین کے دوران انگریز ایس پی اپنے عملے کے ساتھ آپ کی حفاظت پر مقرر تھا مگر حضرت مسیح موعود نے فرمایا اللہ نے اپنا انتظام کر رکھا ہے - حضور نے کسی حفاظت کی درخواست نہ کی تھی - ایک ہپناٹزم کا ماہر حضرت مسیح موعود کی محفل میں آپ پر اپنی توجہ کا اثر ڈالنے لگا تو آخر کار چیخیں مار کر بھاگ کھڑا ہوا اس نے بتایا کہ مجھے یوں لگا کہ ایک شیر مجھ پر حملہ آور ہو رہا ہے - حضرت مسیح موعود کے غلاموں کو یہ حفاظت عطا ہونے کے ضمن میں حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی پانچ بار سانپوں سے معجزانہ طور پر محفوظ رہے - شدید بیماری میں اللہ نے حضرت مسیح موعود کو معجزانہ شفا عطا کی - اور اسم اعظم کے طور پر آپ کو اللہ نے رب کُلُّ شَیءٍ خادمک ربّ فاحفظنی و انصرنی وارحمنی کی دعا سکھائی -

حضور ایدہ اللہ نے اس کے بعد حضرت مسیح موعود کے الہامات بیان فرمائے جن میں اللہ نے آپ کی حفاظت کا وعدہ فرمایا طاعون کی ہولناک وبا کے دنوں میں اللہ نے آپ کو بشارت دی کہ جو بھی آپ کے گھر الدار میں ہوگا وہ طاعون سے بچایا جائے گا - چنانچہ کئی رفقاء کو حضور نے اپنے گھر میں جگہ دی اور سب محفوظ رہے - حضور ایدہ اللہ نے فرمایا آج خدا کے فضل سے 20 کروڑ احمدی جماعت میں شامل ہیں -

آخر میں حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کی ایک مبشر رویا بیان فرمائی جس میں دشمنوں کی غیر معمولی رنگ میں ہلاکت اور تباہی کا ذکر تھا - ان کے سر کٹے ہوئے تھے ہاتھ کاٹے گئے پاؤں کاٹے گئے اور کھال اتری ہوئی تھی جس کا مطلب حضور ایدہ اللہ نے بیان فرمایا کہ ان کا تکبر ٹوٹ جائے گا ان کو مقابلے کا کوئی ذریعہ نہیں ملے گا بھاگنے کی کوئی جگہ نہ ملے گی اور ان کے تمام پردے فاش ہو جائیں گے - حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ سب کی حفاظت کرے اہل ربوہ کی حفاظت کرے جو بہت تنگی میں وقت گزار رہے ہیں -

میرا خدا بچائے گا

حضرت جابرؓ بن عبداللہ سے روایت ہے کہ میں نے نجد کی طرف حضور کی قیادت میں جہاد کیا جب حضور اس جنگ غزوہ ذات الرقاع سے واپس لوٹے تو جابر بھی ساتھ لوٹے جابر کہتے ہیں کہ واپسی پر ہمیں قیلولہ کا وقت ایک ایسی وادی میں آیا جس میں کثرت سے خار دار درخت اگے ہوئے تھے - حضور (اور قافلہ) وہاں اتر پڑے صحابہ حضورؐ کو چھوڑ کر اس خار دار درختوں کے جنگل میں درختوں کے سایوں کی تلاش میں ادھر ادھر بکھر گئے (حضورؐ کو اکیلا چھوڑ دیا) حضورؐ بھی ایک ببول کے درخت کے نیچے اترے اور اپنی تلوار لٹکا دی اور سو گئے - جابر کہتے ہیں پھر ہمیں اچھی گہری نیند آگئی ہم سوئے ہوئے تھے کہ ہم نے حضورؐ کی آواز سنی جو ہمیں بلا رہے تھے ہم حضورؐ کے پاس آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک بدو حضورؐ کے پاس بیٹھا ہے - اس وقت حضور نے ہمیں بتایا کہ میں سو رہا تھا کہ اس شخص نے میری تلوار میرے پر سونت لی - میری آنکھ کھل گئی اور یہ تلوار سونتے ہوئے سر پر کھڑا تھا - میں جاگا تو اس نے مجھ سے پوچھا کہ تمہیں مجھ سے کون بچا سکتا ہے - تو میں نے اسے جواب دیا اللہ - اب دیکھ لو یہی وہ شخص ہے جو یہاں بیٹھا ہے جابر کہتے ہیں کہ حضور نے اس اعرابی کو کوئی سزا نہ دی -

(صحیح بخاری کتاب المغازی باب غزوۃ ذات الرقاع)

تقریب تقسیم اسناد شعبہ کمپیوٹر مجلس خدام الاحمدیہ مقامی

مجلس خدام الاحمدیہ شعبہ صنعت وتجارت کے تحت کمپیوٹر سیکشن جس کا نام "غلام قادر کمپیوٹر ٹریننگ سنٹر" رکھا گیا ہے اس کی تقریب اسناد مورخہ 3 اکتوبر 2001ء بروز بدھ بوقت پانچ بجے شام دفتر خدام الاحمدیہ مقامی کی بالائی منزل کے ہال میں منعقد ہوگی جس میں کمپیوٹر بیسک کے بیج نمبر 6 تا بیج نمبر 13 کے کامیاب طلباء کو اسناد تقسیم کی جائیں گی - متعلقہ طلباء کمپیوٹر سیکشن خدام الاحمدیہ مقامی سے رابطہ کر لیں - نیز وقت کی پابندی ملحوظ خاطر رکھیں -

ناظم صنعت وتجارت مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ

خطبہ جمعہ

شفاعت کا ایک معنی دعا بھی ہے اس لئے جو بھائی خدا کے حضور زیادہ جھکا ہوا ہے اسے چاہئے کہ وہ اپنے کمزور بھائیوں کے لئے دعا کرے

احمدیت جس کثرت اور تیزی سے پھیل رہی ہے یہ وہی ملک عظیم ہے جس کا وعدہ دیا گیا تھا

رحمان کے حقیقی پرستار وہ لوگ ہیں جو زمین پر بردباری سے چلتے ہیں اور لغویات سے اعراض کرتے ہیں

(حضور ایدہ اللہ کی بڑی ہمشیرہ محترمہ صاحبزادی امتہ الحکیم صاحبہ اور بعض دیگر مرحومین کی نماز جنازہ غائب اور ان کے اوصاف حمیدہ کا مختصر تذکرہ)

خطبہ جمعہ ارشاد فرمودہ سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ بتاریخ 20 جولائی 2001ء بمطابق 20 وفا 1380 ہجری شمسی بمقام بیت الفضل لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:

قرآن کریم سے صفت رحمانیت سے متعلق مضمون ابھی جاری ہے اور آگے بھی خطبوں میں غالباً کچھ عرصہ یہی مضمون چلے گا۔ پہلی آیت سورۃ طٰہٰ نمبر 109-110 لی گئی ہیں۔(-)

اس کا سادہ ترجمہ یہ ہے: اس دن وہ اس دعوت دینے والے کی پیروی کریں گے جس میں کوئی کجی نہیں اور رحمان کے احترام میں آوازیں نیچی ہو جائیں گی اور تو سرگوشی کے سوا کچھ نہ سنے گا۔ یہ وہ دن ہو گا جب شفاعت فائدہ نہیں دے گی مگر اسے جس کے لئے رحمان اجازت دے اور جس کے حق میں بات کرنے کو وہ پسند کرے۔

اس آیت میں (-) میں دوسری آیت کی طرف اشارہ ہے جس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم اور قرآن کریم دونوں کے متعلق (لا عوج لہ) فرمایا گیا ہے (-) سب تعریف اللہ ہی کے لئے ہے جس نے کتاب کو نازل کیا اور رسولؐ کو نازل کیا اور نہ کتاب میں کوئی ٹیڑھا پن رکھا اور نہ رسول میں کوئی کجی رکھی۔ اس کا استنباط لازمی طور پر اس آیت سے ہوتا ہے کہ یہاں بھی رسول کے لئے (لا عوج لہ) فرمایا گیا۔ تو اس لئے لوگوں کا یہ کہنا کہ وہاں صرف قرآن کے متعلق (لا عوج لہٗ) ہے یہ غلط ہے۔ اس آیت سے قطعی طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے متعلق بھی (لا عوج لہ) کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں اس لئے آپ کی طبیعت میں کوئی کجی نہیں تھی اور جو بندے کجی رکھتے ہوں وہ بے کجی والے بندے کی پیروی کر ہی نہیں سکتے کیونکہ ضروری ہے کہ ایک سیدھے نفس والے انسان کی سیدھے نفس والا انسان پیروی کرے۔

تو فرمایا اس دن اس کی پیروی کریں گے جس میں کوئی کجی نہیں یعنی اللہ تعالیٰ ان کی بلندی و پستی کو ہموار کر دے گا اور یہاں ایک ایٹمی جنگ کی طرف اشارہ ہے جس کے بعد بڑی بڑی قوموں کے غرور توڑے جائیں گے اور ان میں کوئی کجی نظر نہیں آئے گی۔ انہیں محسوس ہو جائے گا کہ اب آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے سوا اور کوئی وجود ہمارے لئے نہیں۔ اس وقت (-) رحمان خدا کے لئے آوازیں دھیمی پڑ جائیں گی ایک کھسر پھسر کے سوا تم کوئی آواز نہیں سنو گے۔

پھر دوبارہ رحمان کا ذکر آیا (-) اس دن کوئی شفاعت کام نہیں آئے گی مگر اس کی جس کو اللہ تعالیٰ اجازت دے گا اور اس کے لئے جس کے لئے اللہ تعالیٰ اجازت دے گا۔ یہاں دونوں مضمون شامل ہیں (ورضی لہ قولا) اور اس کے حق میں بات کرنے کو اللہ تعالیٰ پسند فرمائے گا۔

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا میرے پاس آیا اور اس نے مجھے دو باتوں میں سے ایک کو چننے کا اختیار دیا۔ یا یہ کہ وہ میری نصف امت کو جنت میں داخل کر دے یا پھر شفاعت۔ اس پر میں نے شفاعت کو پسند کیا اور یہ اس کے حق میں ہو گی جو اس حال میں مرا ہو گا جو کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراتا ہو۔ (-)۔ پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کا شفاعت کو پسند کرنا اس لئے بہت اہمیت رکھتا ہے کہ آپ کے نزدیک کسی ایسے شخص کی بخشش نہیں ہونی چاہئے جو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتا ہو۔ اور اس لئے شفاعت اسی کے حق میں ہو گی جس کے متعلق فرمایا کہ وہ خدا کا شریک نہیں ٹھہراتا۔

سنن الدارمی میں حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے پانچ ایسی خصوصیات عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہیں عطا کی گئیں۔ میں ہر گورے اور کالے کی طرف مبعوث کیا گیا ہوں اور ساری زمین میرے لئے مسجد اور پاک بنا دی گئی ہے۔ اب اس سے پہلے ایک بھی ایسا نبی نہیں جو سب گوروں اور کالوں کی طرف مبعوث ہوا ہو اور ایک بھی ایسا نہیں جس کے لئے ساری زمین مسجد بنا دی گئی ہو۔ جہاں بھی نماز کا وقت آئے وہیں صاف جگہ پر انسان نماز کی نیت باندھ سکتا ہے۔ اور میرے لئے غنائم حلال کی گئی ہیں جو شرعی جنگ کے نتیجہ میں غنیمتیں عطا ہوتی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ پہلے کسی کے لئے یہ حلال نہیں کی گئیں۔ اور مجھے ایک ماہ تک کے رعب سے مدد کی گئی ہے۔ ایک ماہ کا رعب اس زمانہ میں وہ ایک ماہ کے سفر کے برابر تھا اور آج بھی ایک ماہ کا رعب ایک ماہ کے سفر کے برابر ہے اور اس میں ساری زمین آ جاتی ہے کیونکہ اب تیز رفتار سواریاں ایجاد ہو چکی ہیں۔ پہلے اونٹنیوں پر سفر کیا جاتا تھا اب ان تیز رفتار سواریوں پر سفر ہوتا ہے۔ تو ایک ماہ کی مسافت سے مراد یہ ہے کہ ساری زمین آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے رعب کے نیچے آ گئی ہے۔ اور مجھ سے کہا گیا کہ مانگ مگر میں نے اپنی یہ طلب 'دعا' خواہش اٹھا رکھی تا اپنی امت کی شفاعت کر سکوں اور یہ تم میں سے اس کو ملنے والی ہے' جس نے کسی چیز میں بھی اللہ کا شریک نہ بنایا ہو۔

شفاعت کے متعلق حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''قرآن شریف کی رو سے شفاعت کے معنے یہ ہیں کہ ایک شخص اپنے بھائی کے لئے دعا کرے کہ وہ مطلب اس کو حاصل ہو جائے''۔ اب شفاعت کا ایک معنی دعا بھی ہے پس اس پہلو سے میں نے حضرت مسیح موعود کا اقتباس چنا ہے۔ یہاں آپ شفاعت کو شرعی معنوں میں شفاعت کے طور پر نہیں لے رہے بلکہ محض دعا کے معنوں میں لیتے ہیں۔ ''ایک شخص اپنے بھائی کے لئے دعا کرے کہ وہ مطلب اس کو حاصل ہو جائے یا کوئی بلا ٹل جائے۔ پس قرآن شریف کا حکم ہے کہ جو شخص خدا تعالیٰ کے حضور میں زیادہ جھکا ہوا ہے' وہ اپنے کمزور بھائی کے لئے دعا کرے کہ اس کو وہ مرتبہ حاصل ہو''۔

پبلشر آغا سیف اللہ' پرنٹر قاضی منیر احمد مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے

اب یہی ہمارے لئے ایک نمونہ ہے ہم میں سے کوئی بھی شفیع نہیں مگر (-) ہم اپنے غریب بھائیوں اور کمزور بھائیوں کے لئے دعا ضرور کر سکتے ہیں۔ ''سو ہم اپنے بھائیوں کے لئے بے شک دعا کرتے ہیں کہ خدا ان کو قوت دے۔ اور ان کی بلا دور کرے۔ اور یہ ایک ہمدردی کی قسم ہے۔ پس اگر وید نے اس ہمدردی کو نہیں سکھلایا۔ اور وید کی رو سے ایک بھائی دوسرے کے لئے دعا نہیں کر سکتا تو یہ بات وید کے لئے قابل تعریف نہیں بلکہ ایک سخت عیب ہے۔ چونکہ تمام انسان ایک جسم کی طرح ہیں۔ اس لئے خدا نے ہمیں بار بار سکھلایا ہے کہ اگرچہ شفاعت کو قبول کرنا اس کا کام ہے مگر تم اپنے بھائیوں کی شفاعت میں یعنی ان کے لئے دعا کرنے میں لگے رہو۔ اور شفاعت سے یعنی ہمدردی کی دعا سے باز نہ رہو کہ تمہارا ایک دوسرے پر حق ہے۔ اصل میں شفاعت کا لفظ شفع سے لیا گیا ہے۔ شفع جفت کو کہتے ہیں'' - یعنی دو چیزیں ان کو جفت کہتے ہیں اور ایک ہو تو اس کو Odd یعنی طاق۔ پس شفعہ جفت سے لیا گیا ہے۔ ''پس انسان کو اس وقت شفیع کہا جاتا ہے جبکہ وہ کمال ہمدردی سے دوسرے کا جفت ہو'' یعنی دوسرے بھائی کے ساتھ گویا کہ پیوند ہو گیا ہے' اسی میں فنا ہو جائے اور اس کے لئے عافیت چاہے جیسا کہ اپنے نفس کے لئے۔ ''اور یاد رہے کہ کسی شخص کا دین کامل نہیں ہو سکتا جب تک کہ شفاعت کے رنگ میں ہمدردی اس میں پیدا نہ ہو''۔

(نسیم دعوت' روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 463-464)

اب یہ شفاعت جو ہے دعائیہ شفاعت' میرا یہ عقیدہ ہے کہ جس کو یہ شفاعت یہاں نصیب ہو جائے اس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم بھی شفیع ہو جائیں گے اور اسی نقطہ نگاہ سے میں نے حضرت مسیح موعود کا یہ اقتباس آپ کے سامنے پیش کیا ہے۔

پھر ایک اور جگہ حضرت مسیح موعود اس مضمون پر روشنی ڈالتے ہوئے فرماتے ہیں:

''جب ایک تاریکی ایک روشن جوہر کے مقابل پر آتی ہے تو وہ تاریکی روشنی کے ساتھ بدل جاتی ہے۔ پس اسی طرح جب ایک مصفی فطرت جو نہایت صافی آئینہ کی طرح ہو جاتی ہے' آفتاب حقیقی کے مقابل پر آکر اس سے روشنی حاصل کر لیتی ہے تو کبھی ایسا اتفاق ہو جاتا ہے کہ ایک تاریک فطرت اس روشن فطرت کے مقابل پر آجاتی ہے تو بوجہ اس محاذات کے اس پر بھی روشنی کا عکس پڑ جاتا ہے تب وہ فطرت بھی روشن ہو جاتی ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ جب ایک آئینہ صافی پر آفتاب کی شعاع پڑتی ہے تو وہ آئینہ اپنے مقابل کی در و دیوار کو اس روشنی سے منور کر دیتا ہے'' - جیسے سورج کی شعاعیں اس پر پڑ رہی ہیں۔ ''یہی شفاعت کی حقیقت ہے۔ شفعہ عربی زبان میں جفت کو کہتے ہیں کہ جو طاق کے مقابل پر ہے۔ پس جو شخص ایک پاک فطرت اور کامل انسان سے ایسا تعلق حاصل کرتا ہے کہ گویا اس کی جزو ہے تو قانون قدرت اسی طرح واقع ہے کہ وہ اس کے انوار میں سے حصہ لیتا ہے۔ غرض نجات کی فلاسفی یہی ہے کہ خدا سے پاک اور کامل تعلق پیدا کرنے والے اس لازوال نور کا مظہر ہو جاتے ہیں''۔

(چشمہ معرفت۔ روحانی خزائن۔ جلد 23 صفحہ 418)

سورۃ الانبیاء سے 27-28 ویں دو آیات پیش ہیں۔ وہ کہتے ہیں رحمٰن خدا نے اپنے لئے بیٹا بنا رکھا ہے' بیٹا پکڑ لیا ہے کے لفظ آئے ہیں مگر حقیقت یہ ہے کہ وہ خدا کے مقرب بندے ہیں جن کے متعلق وہ بیٹے کی تہمت لگا رہے ہیں اور رحمٰن خدا کو بیٹے کی ضرورت نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ صفت رحمانیت کا سب سے زیادہ سورۃ مریم میں ذکر آیا ہے کہ وہاں بھی عیسائیوں کے خدا کا بیٹا بنانے کا اتہام موجود ہے۔ اس لئے رحمٰن کا تعلق اس الزام سے بھی ہے کہ بیٹا بنا لیتا ہے اور جن کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ بیٹا بنا لیا گیا ان میں سے اکثر ایسے ہیں جو خدا کے مقرب بندے ہیں جیسے کہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام وہ تو اللہ تعالیٰ کے حکم کا انتظار کرتے رہتے ہیں' اللہ تعالیٰ کے حکم سے ایک ذرہ بھی آگے نہیں بڑھتے۔ (-)

حضرت مسیح موعود مزید لکھتے ہیں:

''اور عیسائی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا بیٹا پکڑا۔ پاک ہے وہ بیٹوں سے بلکہ یہ بندے عزت دار ہیں'' - (جنگ مقدس۔ روئداد 29 مئی 1893ء صفحہ 9) - یہاں بھی عزت دار بندوں سے مراد حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور بعض دوسرے بندے جو نیک تھے اور جن کو خدا کے سوا بیٹا قرار دیا گیا۔ '' (عباد مکرمون) وہ عزت پانے والے بندے ہیں''۔

(ست بچن صفحہ 85)

ایک سورۃ الانبیاء کی 37 ویں آیت ہے۔ سادہ ترجمہ یہ ہے اور وہ لوگ جنہوں نے کفر کیا جب بھی تجھے دیکھتے ہیں تو تجھے نہیں بناتے مگر ہنسی کا نشانہ۔ (یہ کہتے ہوئے) کیا یہی وہ شخص ہے جو تمہارے معبودوں کے بارہ میں باتیں کرتا ہے؟ اور یہ وہی لوگ ہیں جو رحمان کے ذکر سے منکر ہیں۔

پس رحمانیت وحی کے نزول سے تعلق رکھتی ہے اور قرآن کے نزول کے ساتھ خصوصیت سے رحمانیت کا تعلق ہے جیسا کہ فرمایا رحمان وہ خدا ہے جس نے کلام سکھایا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''ان کافروں اور نافرمانوں کو کہہ کہ اگر خدا میں صفت' رحمانیت کی نہ ہوتی تو ممکن نہ تھا کہ تم اس کے عذاب سے محفوظ رہ سکتے یعنی اسی کی رحمانیت کا اثر ہے کہ وہ کافروں اور بے ایمانوں کو مہلت دیتا ہے اور جلد تر نہیں پکڑتا''۔

(براھین احمدیہ حصہ چہارم صفحہ 275۔ حاشیہ نمبر 11)

پس رحمانیت کی صفت بہت ہی عظیم الشان صفت ہے اور رحمانیت کے نتیجہ میں ہی مخلوق کے گناہوں سے خدا تعالیٰ عفو فرماتا ہے ورنہ ہر مخلوق میں کوئی نہ کوئی کمزوری اور بیماری ایسی ہے کہ اگر اللہ اس کو پکڑنا چاہے تو وہ اس کی سزا میں ہی اس مخلوق کو مٹا دے۔

پھر سورۃ الانبیاء کی 43 ویں اور 44 ویں آیتیں ہیں تو کہہ دے کون ہے جو رات کو اور دن کو تمہیں رحمان کی گرفت سے بچا سکتا ہے بلکہ وہ تو اپنے رب کے ذکر سے منہ موڑے بیٹھے ہیں۔ اب یہاں دوسری قسم کے جھوٹے معبودوں کا ذکر ہے۔ پہلے (عباد مکرمون) کو معبود بنایا گیا تھا۔ اب بعض جھوٹے خدا جو مکرم نہیں' جو قابل نفرت ہیں ان کو بھی خدا بنانے کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ یہ اتنی بڑی معصیت ہے کہ اگر بندہ کو خدا بنانے والے موجود ہوں تو ان کو سوچنا چاہئے کہ رات اور دن میں وہ خدا رحمان کے غضب سے بچ سکتے نہیں' ناممکن ہے کہ رحمان خدا کی پکڑ سے وہ رات کو بھی امن میں ہوں اور دن کو بھی امن میں ہوں یا رات کو امن میں ہوں یا دن کو امن میں ہوں۔

(-) اب یہاں مکرمین کا ذکر نہیں ہے۔ یہاں یہ ذکر ہے کہ کیا ان کے لئے ایسے الٰہ موجود ہیں جو خدا کے سوا یعنی ہمارے سوا ان کی مدد کر سکتے ہیں؟ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا (-) وہ تو خود اپنی جانوں کی' اپنے آپ کی مدد نہیں کر سکتے اور نہ ہی ہماری طرف سے ان کا کوئی ساتھ دیا جائے گا۔ پس دیکھئے ان دونوں جگہ پہ دو مختلف قسم کے جھوٹے معبودوں کا ذکر مل رہا ہے اور یہ قرآن کریم کی فصاحت و بلاغت ہے کہ ہر نوع کے جھوٹے معبودوں کا ذکر اپنی اپنی جگہ فرما دیا۔ ایک جگہ ان کا جو (عباد مکرمون) ہیں اور ایک وہ جگہ جہاں جھوٹے مکروہ خداؤں کو بنایا گیا حالانکہ وہ اپنی آپ بھی مدد نہیں کر سکتے۔

اب سورۃ الانبیاء کی 113 ویں آیت ہے اس نے کہا یعنی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) کہ اے میرے رب تو حق کے ساتھ فیصلہ کر اور ہمارا رب وہ رحمٰن ہے جس سے مدد کی استدعا کی جاتی ہے اس کے خلاف جو تم باتیں بناتے ہو۔ یہ اس کے خلاف جو تم باتیں بناتے ہو' یہ پہلی آیت سے کیا تعلق رکھتا ہے' یہ غور طلب بات ہے۔ ہمارا رب وہ رحمان ہے جس سے مدد کی استدعا کی جاتی ہے۔ رحمان ہی سے ساری مدد مانگی جاتی ہے اور اس کے خلاف جو باتیں بناتے ہیں کافر اور مشرک ان سے بھی مومن بندے اللہ تعالیٰ ہی کی مدد چاہتے ہیں ورنہ ان کے اندر اپنی یہ استطاعت نہیں ہوتی کہ کفار کی بیہودہ باتوں کے جواب میں کوئی دافع کارروائی کر سکیں جب تک اللہ تعالیٰ اس کی توفیق عطا نہ فرمائے۔

اب حضرت مسیح موعود کے چند الہامات میں آپ کے سامنے پیش کرتا ہوں جن میں صفت رحمانیت کا ذکر ملتا ہے ایک ہے' الخیر کلہ فی القرآن'' یعنی خیر' ہر بھلائی تمام تر قرآن کریم میں موجود ہے۔ (-) اسی کی طرف پاک کلام صعود کرتا ہے۔ دوسری جگہ اس کے متعلق فرمایا '' والعمل الصالح یرفعہ '' کہ خدا کی طرف جو پاک کلام صعود کرتا ہے وہ محض زبانی کلام نہیں بلکہ عمل کی تائید کرتا ہے اور جیسا پاک کلام ہے ویسا ہی پاک عمل اس کو رفعت عطا کرتا ہے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں: ''تمام بھلائی قرآن میں ہے جو اللہ تعالیٰ کی کتاب ہے۔ وہی اللہ جو رحمان ہے اسی رحمان کی طرف کلمات طیبہ صعود کرتے ہیں''۔

(براھین احمدیہ ہر چہار حصص۔ روحانی خزائن جلد نمبر 1 صفحہ 661)

ایک دوسرا الہام ہے (-) یہ خدا کی قوت ہے کہ جو اپنے بندہ کے لئے وہ غنی مطلق ظاہر کرے گا"۔

(روحانی خزائن جلد نمبر 1 صفحہ 665 بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر 4)

اب ایک اور الہام ہے (-) وہ خدا جو رحمان ہے وہ اپنے خلیفہ سلطان کے لئے مندرجہ ذیل حکم صادر کرتا ہے"۔ یہاں حضرت مسیح موعود کو خلیفہ سلطان فرمایا گیا ہے۔ "کہ اس کو ایک ملک عظیم دیا جائے گا"۔ اب احمدیت جس کثرت کے ساتھ' جس تیزی کے ساتھ دنیا میں پھیل رہی ہے یہ ملک عظیم ہی ہے جس کا وعدہ دیا گیا تھا۔ اور کیسی سچائی اور صفائی سے پورا ہو چکا ہے اور ہوتا جا رہا ہے اس لئے بعید نہیں کہ یہی ایک مذہب ہو گا جو سچا (مذہب) بن کر ساری دنیا پر غالب آئے گا اور حضرت مسیح موعود کے ساتھ جو ملک عظیم کا وعدہ تھا جس شان سے اب پورا ہو رہا ہے اس سے بڑھ کر شان سے آئندہ پورا ہوتا رہے گا یہاں تک کہ فرمایا" اور خزائن علوم و معارف اس کے ہاتھ پر کھولے جائیں گے"۔ حضرت مسیح موعود کی یہ بھی پیش گوئی تھی کہ میرے غلاموں کو بھی اللہ تعالیٰ بہت علم عطا کرے گا یہاں تک کہ بڑے بڑے علماء کے منہ بند کر دیں گے۔ "اور زمین اپنے رب کے نور سے روشن ہو جائے گی"۔ اور زمین حضرت مسیح موعود کی (دعوت الی اللہ) کی برکت سے (دین) کو پھیلا کر روشن ہو جائے گی۔ "یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور تمہاری آنکھوں میں عجیب"۔

(ازالہ اوہام روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 565-566)

پھر ایک الہام ہے 1898ء کا۔ یہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے ایک خط میں تحریر ہے (-) میں رحمٰن کے ساتھ تیرے لئے' تیری مدد کو اچانک آؤں گا"۔ "میں رحمان کے ساتھ اچانک تیری مدد کو آؤں گا"۔

(خط مولوی عبدالکریم صاحب محررہ یکم فروری 1898ء)

اب یہ بغتة کا الہام کئی مرتبہ ہو چکا ہے اور یہ 1898ء کا ہے تو اللہ بہتر جانتا ہے کہ یہ بغتة کن معنوں میں اور کب پورا ہو گا مگر لازماً جس طرح کہ باقی الہامات پورے ہوئے یہ بھی ضرور احمدیت کے حق میں ایک بہت بڑا نشان بن کر چمکے گا۔

پھر فرمایا 15 نومبر 1898ء کا الہام ہے (-) وہ پاک ہے خدا کا مقبول ہے"۔

اب اور بعض آیات جن میں رحمان کا ذکر ہے وہ میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

سورۃ الفرقان نمبر 26 تا 29 ان کا سادہ ترجمہ یہ ہے: اور (یاد کرو) جس دن آسمان بادلوں (کی گھن گرج) سے پھٹنے لگے گا اور فرشتے جوق در جوق اتارے جائیں گے۔ سچی بادشاہت اس دن رحمان کے لئے ہو گی اور وہ دن کافروں کے لئے بہت دشوار ہو گا۔ اور (یاد کرو) جس دن ظالم (حسرت سے) اپنے ہاتھ کاٹے گا اور کہے گا کاش میں نے رسول کے ساتھ ہی راہ اختیار کی ہوتی۔ اے وائے ہلاکت! کاش میں فلاں شخص کو گہرا دوست نہ بناتا۔ یعنی بعض انسانوں کے بظاہر گہرے دوست ہوتے ہیں جو ان کو جہنم کی طرف لے جاتے ہیں' ان کے دل میں وساوس ڈالتے ہیں ضروری نہیں کہ کوئی بیرونی شیطان ہی ان پر نازل ہوتا ہو۔ بعض بندے شیطان کے بھیس میں ان کے ساتھ لگ جاتے ہیں اور ان کی جو ذہنی کارروائی ہے وہ ان پر اثر ڈالتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا یہ واقعہ ہے ایک سکول کا طالب علم جو بہت خدا پرست تھا اس نے کچھ عرصہ کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الاول سے یہ شکایت کی کہ اب میرے دل میں خدا تعالیٰ کے خلاف ہول اٹھتے ہیں اور میں بہت پریشان ہوں حالانکہ میں تو سچے دل سے اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا قائل تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول بہت فراست والے تھے۔ آپ نے فرمایا تم کسی ایسے شخص کے ساتھ نماز پڑھتے ہو جو تمہارے ساتھ کھڑا ہوتا ہے جو دہریہ ہے۔ اس نے کہا ہاں ایک میرا دوست ہے جو ہمیشہ میرے ساتھ نماز میں کھڑا ہوتا ہے۔ آپ نے فرمایا اس کے ساتھ کھڑا ہونا بند کر دو اس سے الگ ہٹ جاؤ۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا اور دیکھتے دیکھتے اس کے بدخیالات پھر نیک خیالات میں تبدیل ہو گئے۔

ایک اور آیت نمبر 60 سورۃ الفرقان کی ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ دنوں میں پیدا کیا پھر اس نے عرش پر قرار پکڑا۔ وہ رحمٰن ہے پس اس کے متعلق کسی واقف حال سے سوال کر۔ یعنی رحمان کے متعلق ہر بندہ صحیح جواب نہیں دے سکتا' وہ جو عارف باللہ ہو وہی حقیقت میں سچا جواب دے سکتا ہے۔

اب یہاں عرش سے کیا مراد ہے۔' پھر عرش پر قرار پکڑا' - یہ حضرت مسیح موعود کی تفسیر سے واضح ہوتا ہے کہ عرش سے کیا مراد ہے۔ فرمایا: "واضح ہو کہ خدا تعالیٰ نے ...... چار صفتوں کو اپنی الوہیت کا مظہر اتم قرار دیا ہے"۔ یہ وہ چار صفات ہیں جو سورۃ فاتحہ کے شروع میں بیان ہوئی ہیں۔ "اور اسی لئے صرف اس قدر ذکر پر یہ نتیجہ مترتب کیا ہے کہ ایسا خدا کہ یہ چار صفتیں اپنے اندر رکھتا ہے وہی لائق پرستش ہے اور درحقیقت یہ صفتیں بہر وجہ کامل ہیں"۔ اب دیکھ لو دنیا میں بھی رب جو پرورش کرتا ہے وہ لائق پرستش سمجھا جاتا ہے۔ ربوبیت کے نتیجہ میں رزق کی خاطر لوگ جھوٹے خدا بنا لیتے ہیں اور ایسی ان کی عزت کرتے ہیں گویا خدا کی عزت کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ جو بے انتہا رحم کرنے والا ہو اس کی بھی عملاً پرستش ہو رہی ہے۔ جس کے پاس اپنی اجرتوں کے لئے' اپنی محنتوں کے پھل کے لئے بار بار جانا پڑے' اس کی بھی عملاً پرستش ہو رہی ہوتی ہے۔

(مالک یوم الدین) جس کے قبضۂ قدرت میں آخری فیصلہ ہو کہ کیا دیا جائے گا وہ بھی پرستش کے لائق ہی سمجھا جاتا ہے۔ تو یہی چار صفات ہیں جن کو بندے بھی عملاً پرستش کے لائق قرار دیتے ہیں خواہ وہ منہ سے تسلیم کریں نہ کریں اور یہ صفات ہیں جو سورۃ فاتحہ کے شروع میں بیان کر کے فرمایا گیا کہ یہ خدا ہے جو اصلی پرستش کے لائق ہے اس کے علاوہ جھوٹوں نے یہ صفات اپنا رکھی ہیں وہ ہرگز پرستش کے لائق نہیں۔

"ان صفتوں میں خدا کی ابتدائی صفات کا بھی ذکر ہے اور درمیانی زمانہ کی رحمانیت اور رحیمیت کا بھی ذکر ہے اور پھر آخری زمانہ کی صفت مجازات کا بھی ذکر ہے اور اصولی طور پر کوئی فعل اللہ تعالیٰ کا ان چار صفتوں سے باہر نہیں"۔ تو آپ دیکھ لیں خدا تعالیٰ کی چار صفات ایسی ہیں جوام الصفات ہیں۔ کوئی بھی فعل خدا تعالیٰ کا ان صفات سے باہر نہیں۔ "پس یہ چار صفتیں خدا تعالیٰ کی پوری صورت دکھلاتی ہیں۔ سو در حقیقت (استوی علی العرش) کے یہ معنے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی یہ صفات جب دنیا کو پیدا کر کے ظہور میں آگئیں تو اللہ تعالیٰ ان معنوں سے اپنے عرش پر پوری وضع استقامت سے بیٹھ گیا کہ کوئی صفت صفات لازمہ الوہیت سے باہر نہیں رہی اور تمام صفات کی پورے طور پر تجلی ہو گئی جیسا کہ جب اپنے تخت پر بادشاہ بیٹھتا ہے تو تخت نشینی کے وقت اس کی ساری شوکت ظاہر ہوتی ہے۔ ایک طرف شاہی ضرورتوں کے لئے طرح طرح کے سامان تیار ہوتے ہیں اور فی الفور ہو جاتے ہیں اور وہی حقیقت ربوبیت عامہ ہیں۔ دوسری خسروانہ فیض سے بغیر کسی عمل کے حاضرین کو جود و سخاوت سے مالا مال کیا جاتا ہے"۔ یہ صفت رحمانیت کا بادشاہ وقت مظہر بن جاتا ہے۔

"تیسری طرف جو لوگ خدمت کر رہے ہیں ان کو مناسب چیزوں سے اپنی خدمات کے انجام کے لئے مدد دی جاتی ہے۔ چوتھی طرف جزا سزا کا دروازہ کھولا جاتا ہے۔ کسی کی گردن ماری جاتی ہے اور کوئی آزاد کیا جاتا ہے۔ یہ چار صفتیں تخت نشینی کے ہمیشہ لازم حال ہوتی ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کا ان ہر چار صفتوں کو دنیا پر نافذ کرنا گویا تخت پر بیٹھنا ہے جس کا نام عرش ہے"۔ (نسیم دعوت۔ حاشیہ متعلقہ صفحہ 85) یہ کوئی فرضی تخت نہیں ہے جس پر خدا تعالیٰ بیٹھ جاتا ہے بلکہ ان صفات کے ذریعہ جب دنیا پر حکومت کرتا ہے تو گویا وہ تخت پر بیٹھ جاتا ہے اور اسی تخت کا نام عرش ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود اس آیت کی تفسیر میں مزید فرماتے ہیں:

"جب کافروں اور بے دینوں اور دہریوں کو کہا جاتا ہے کہ تم رحمان کو سجدہ کرو تو وہ رحمان کے نام سے متنفر ہو کر بطور انکار سوال کرتے ہیں کہ رحمان کیا چیز ہے؟ (پھر بطور جواب فرمایا) رحمان وہ ذات کثیر البرکت اور مصدر خیرات دائمی ہے"۔ یعنی اس میں بے انتہا برکتیں ہیں اور ہمیشگی کی خیرات' نیکیوں کا وہ مصدر ہے' منبع۔ "جس نے آسمان میں برج بنائے' برجوں میں آفتاب اور چاند کو رکھا جو کہ عامہ مخلوقات کو بغیر تفریق کافر و مومن کے روشنی پہنچاتے ہیں۔ اسی رحمان نے تمہارے لئے یعنی تمام بنی آدم کے لئے دن اور رات بنائے جو کہ ایک دوسرے کے بعد دورہ کرتے رہتے ہیں تا جو شخص طالب معرفت ہو وہ ان دقائق حکمت سے فائدہ اٹھاوے اور جہل اور غفلت کے پردہ سے خلاصی پاوے اور جو شخص شکر نعمت کرنے پر مستعد ہو وہ شکر کرے۔ رحمان کے حقیقی پرستار وہ لوگ ہیں کہ جو زمین پر بردباری سے چلتے ہیں اور جب جاہل لوگ ان

سے سخت کلامی سے پیش آئیں تو سلامتی اور رحمت کے لفظوں سے ان کا معاوضہ کرتے ہیں''۔

یہ بھی قرآن کریم کی آیات رحمان کے لفظ کے تابع ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ مومن لوگ فخر اور اکڑ اکڑ کے نہیں چلتے بلکہ عاجزی سے چلتے ہیں یعنی اپنے خدا کے غریب بندوں کے لئے ہمیشہ جھکے رہتے ہیں اور جب کوئی جاہل ان سے سختی سے پیش آئے تو اس کا جواب سختی کی بجائے نرمی سے دیتے ہیں۔ ''سلامتی اور رحمت کے لفظوں سے ان کا معاوضہ کرتے ہیں یعنی بجائے سختی کے نرمی اور بجائے گالی کے دعا دیتے ہیں اور تشبہ باخلاق رحمانی کرتے ہیں''۔ یعنی اس طرح رحمان خدا کی صفات کا تشبہ کر لیتے ہیں اپنی ذات کے اندر'' کیونکہ رحمٰن بھی بغیر تفریق نیک و بد کے اپنے سب بندوں کو سورج اور چاند اور زمین اور دوسری بے شمار نعمتوں سے فائدہ پہنچاتا ہے۔ پس ان آیات میں خدائے تعالیٰ نے اچھی طرح کھول دیا کہ رحمان کا لفظ ان معنوں کر کے'' یعنی ان معنوں میں'' خدا پر بولا جاتا ہے کہ اس کی رحمت وسیع عام طور پر ہر ایک برے بھلے پر محیط ہو رہی ہے''۔

(براھین احمدیہ- صفحہ 374، 375)

آج چونکہ جمعہ کے بعد بعض غائب جنازے ہوں گے اس لئے جمعہ کی نماز کے بعد دو سنتیں ادا کر لیں اس کے بعد نماز جنازہ ہائے غائب ہوگی۔

سب سے پہلے تو میں اس افسوسناک خبر کی اطلاع دے رہا ہوں کہ 18 رجولائی بروز بدھ دن کے گیارہ بج کر 45 منٹ پر میری بڑی بہن بی بی امۃ الحکیم' فضل عمر ہسپتال ربوہ میں وفات پا گئیں۔ آپ کی عمر 75 سال تھی۔ ساڑھے سترہ سال کی عمر میں نظام وصیت میں شمولیت کی۔ آپ کے وصیت فارم پر گواہ کے طور پر حضرت ابا جان اور حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے دستخط تھے۔

آپ غریبوں کی ہمدرد' مستجاب الدعوات اور صاحب رؤیا و کشوف تھیں۔ کئی دفعہ میرے سامنے بھی آپ نے اپنے رؤیا اور کشوف بیان کئے۔ غریبوں اور مساکین کی باقاعدہ سرپرستی کرتی تھیں اور طرز زندگی میں فقیری اور درویشی نمایاں تھی۔ دوسروں کا دکھ دیکھ کر تڑپ اٹھتیں اور پھر مسلسل ان کے لئے دعاؤں میں لگی رہتیں۔ آپ کی شادی اپنے ماموں حضرت سید محمود اللہ شاہ صاحب کے بیٹے محترم سید داؤد مظفر شاہ صاحب کے ساتھ 10 رنومبر 1946ء کو ہوئی۔ شادی کے بعد لمبا عرصہ آپ کا سندھ میں قیام رہا اور وہاں خصوصاً لجنہ کی تنظیم کو فعال بنانے کے سلسلے میں آپ کو گرانقدر خدمات کی توفیق ملی۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے چھ بیٹوں اور تین بیٹیوں سے نوازا ہے۔ آپ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ ان میں سے تین بیٹے واقف زندگی ہیں اور انہیں جماعت میں اچھی خدمت کی توفیق مل رہی ہے اور تینوں بیٹیاں واقفین زندگی سے بیاہی گئی ہیں۔ 18 رجولائی 2001ء کو آپ کی وفات ہوئی۔

ان کی وفات پر دنیا بھر سے تعزیت کے پیغامات' فیکس اور خطوط موصول ہو رہے ہیں۔ اس ہمدردی اور اظہار محبت پر ہم سب آپ سب کے شکر گزار ہیں لیکن فرداً فرداً ہر ایک کو جواب دینا میرے لئے اور میرے دفتر کے عملے کے لئے ممکن نہیں۔ اس لئے میں انہی الفاظ کے ذریعے سب احباب جماعت کو جنہوں نے عزیزہ بی بی امۃ الحکیم کے لئے تعزیت کا اظہار کیا ہے ان کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اور ابھی نماز جمعہ کے بعد ان کی نماز جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔ اس کے ساتھ بعض دیگر مرحومین کی بھی نماز جنازہ غائب ہوگی۔

سب سے پہلے حضرت مولانا شیخ مبارک احمد صاحب ہیں۔ جماعت کے قدیمی خادم اور بزرگ مربی محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب قریباً ستر سال تک انتہائی شاندار خدمت بجا لانے کے بعد 9 رمئی 2001ء کو واشنگٹن میں نوے سال کی عمر میں وفات پا گئے۔

1979ء میں پہلے برطانیہ کے امیر و مشنری انچارج اور پھر 1983ء میں امریکہ کے امیر و مشنری انچارج مقرر ہوئے۔ ان دونوں ملکوں میں بھی آپ نے بیوت الذکر اور مشن ہاؤسز کی تعمیر کے میدان میں نمایاں خدمات کی توفیق پائی۔ محترم حضرت شیخ صاحب ایک مخلص اور فدائی خادم دین تھے اور جن جن جماعتوں میں بھی آپ کا تقرر رہا ہے کینیا وغیرہ' سب سے پہلے کینیا بہت لمبا عرصہ تقرر رہا بہت مقبول اور ہر دلعزیز تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے۔

اب ایک اور بہت ہی مخلص فدائی سلسلہ خادم کا ذکر کرنے لگا ہوں۔ محترم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ۔ سلسلہ کے مخلص فدائی خادم' صدر قضاء بورڈ مرکزیہ ربوہ محترم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب ایڈووکیٹ 18 رمئی 2001ء کو طویل علالت کے بعد لاہور میں وفات پا گئے۔ آپ کی عمر 68 سال تھی۔ آپ محترم عبدالحمید صاحب وڑائچ آف واہ کے صاحبزادہ تھے۔ آپ کے دادا اور نانا نیز آپ کی والدہ محترمہ رسول بی بی صاحبہ بھی (رفیقہ) تھیں آپ کی والدہ محترمہ نے سو سال عمر پائی۔ محترم چوہدری صاحب نہایت دیندار' صاحب فراست' حلیم الطبع اور مخلوق خدا سے محبت کرنے والے انسان تھے۔ 1974ء کے پرآشوب دور میں جب گوجرانوالہ کے احمدیوں پر ظلم توڑے جا رہے تھے اس وقت محترم چوہدری صاحب امیر ضلع گوجرانوالہ تھے۔ ان دنوں ان کا گھر مہمانوں اور مظلوموں کی پناہ گاہ بنا رہا جہاں محترم چوہدری صاحب اور ان کے گھر والوں نے ان سے بے انتہا ہمدردی اور دلداری کا عمدہ نمونہ دکھایا یعنی آپ کا گھر باقاعدہ ایک مہاجروں کا کیمپ بن گیا تھا۔ محترم چوہدری صاحب نے بطور صدر قضاء بورڈ 13 سال تک مخلصانہ خدمات سرانجام دیں۔ اس سے پہلے آپ 9 سال تک امیر ضلع گوجرانوالہ رہے۔ علاوہ ازیں آپ مجلس افتاء اور مجلس تحریک جدید کے بھی ممبر رہے۔ محترم چوہدری صاحب نے اپنے پسماندگان میں بیگم کے علاوہ چار بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔

اب ایک اور مخلص اور ایک واقف زندگی کی نماز جنازہ بعد میں پڑھائیں گے مولوی عبدالسلام صاحب طاہر پروفیسر جامعہ احمدیہ ربوہ 28 رمئی 2001ء کو بعمر 57 سال لاہور میں وفات پا گئے۔ جن کی نماز جنازہ غائب پڑھائی جا رہی ہے ان میں سے سب سے چھوٹی عمر میں یہ وفات پانے والے ہیں۔

آپ 30 رمئی 1944ء کو محترم احمد علی صاحب کے ہاں پیدا ہوئے۔ آپ کے دادا حضرت نتھو صاحب اور تایا حضرت اکبر علی صاحب دونوں (رفیق) تھے۔ آپ نے 1960ء میں زندگی وقف کی اور 1971ء میں شاہد پاس کرنے کے بعد مختلف جماعتوں میں خدمات دینیہ بجا لاتے رہے۔ اہلیہ کے علاوہ چار بیٹے اور ایک بیٹی یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم جری اللہ راشد صاحب خود بھی مربی سلسلہ ہیں اور دوسرے بیٹے عبدالحلیم شاہد صاحب معلم وقف جدید ہیں۔

اب ان کے علاوہ ایک اور نماز جنازہ غائب ہوگی۔ یہ باقاعدہ واقف زندگی تو نہیں ہیں لیکن ایک زمانہ میں اپنے آپ کو وقف کیا تھا اور اس کے بعد کسی سزا کی وجہ سے فارغ نہیں کئے گئے بلکہ حالات کی وجہ سے عملاً انہوں نے وقف سے باہر زندگی بسر کی لیکن طبعاً ہمیشہ خدمت دین کے لئے وقف ہی رہتے تھے۔ نام تھا کیپٹن حاجی احمد خاں ایاز کھاریاں کے رہنے والے تھے۔ پہلے ہنگری کے (مربی) تھے۔ یہ 29 راپریل 2001ء کو 92 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ موصی تھے۔ تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔ 1934ء میں تین سال کے لئے وقف کرنے بعد ہنگری' پولینڈ اور چیکوسلواکیہ میں پیغام حق پہنچانے کی سعادت پائی۔ یعنی 1934ء میں جو وقف کیا تھا وہ تھا ہی تین سال کا۔ اس کے بعد پھر اپنے آپ طور پر' واقف زندگی کے طور پر ان معنوں میں نہیں کہ باقاعدہ وقف کیا ہو' مگر اپنے طور پر اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے وقف کیا اور پولینڈ' چیکوسلواکیہ میں بھی آپ نے پیغام حق پہنچایا۔

اب ایک اور صاحب احمد دین صاحب فیکٹری ایریا ربوہ کی نماز جنازہ کا میں اعلان کرتا ہوں۔ یہ واقف زندگی تو نہیں ہیں لیکن ان کے بیٹے نے جو مربی سلسلہ ہیں مجھے اطلاع دی ہے کہ میں نے ان کے ابا کے نام 1993ء کے ایک خط میں یہ وعدہ کیا تھا جس خط کی نقل انہوں نے بھجوائی ہے کہ میں ان کی نماز جنازہ غائب پڑھاؤں گا۔ تو اللہ ہی بہتر جانتا ہے کون پہلے فوت ہو لیکن جو میرا وعدہ تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو پورا کروانا تھا۔ چنانچہ اپنے وعدہ کے موافق میں آج ان کی نماز جنازہ غائب بھی پڑھاؤں گا۔

اب جیسا کہ میں نے اعلان کیا ہے انشاء اللہ نماز جنازہ غائب ہوگی۔ جمعہ کے بعد دوست سنتیں پڑھ لیں پھر ان سب کا جن کا اعلان کیا ہے ان کی نماز جنازہ غائب پڑھائی جائے گی۔

(الفضل انٹرنیشنل 24/ اگست 2001ء)

قبرص - CYPRUS

مشرقی بحیرہ روم کا بہت بڑا جزیرہ رقبہ 3572 مربع میل- آبادی 859000- یہ جزیرہ ترکیہ کے جنوب میں چالیس میل شام کے مغرب میں ساٹھ میل اور مصر کے شمال میں 240 میل کے فاصلے پر واقع ہے- اس کا بہت بڑا حصہ دو پہاڑی سلسلوں پر محیط ہے نکوسیا ملک کا صدر مقام ہے-

بنیادی طور پر یہ ایک زرعی ملک ہے- یہاں انگور، اناج، زیتون، ترشاوہ پھل اور آلوؤں کی کاشت ہوتی ہے- ملک کی آمدنی کا 60 فیصد حصہ زرعی اشیاء کی برآمدات سے حاصل ہوتا ہے- تانبا، خام لوہا، ایسبسٹس، جپسم کروم اہم معدنیات ہیں صنعتوں میں کپڑا اور جوتے تیار کرنے کی صنعتیں شامل ہیں- تیل صاف کرنے کی صنعت بھی ترقی کے مدارج طے کر رہی ہے- قبرصی پونڈ سرکاری سکہ ہے ترکی، یونانی اور انگریزی زبانیں بولی جاتی ہیں- نکوسیا، لیماسول فاما گستا مشہور شہر ہیں- عہد عثمانیؓ میں شام کے گورنر حضرت امیر معاویہؓ نے اس پر حملہ کیا اور اہل قبرص کی درخواست پر بعض شرائط کے ساتھ صلح کا معاہدہ طے پایا- اس معاہدے کے تحت مسلمانوں کو ہر سال سات ہزار درہم خراج کے طور پر ملنے لگے- لیکن بعد ازاں قبرص نے اس معاہدہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے رومیوں کی مدد کی- جس پر حضرت امیر معاویہؓ نے قبرص پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا- 1571ء میں یہ ترکوں کے پاس چلا گیا- 1878ء میں برطانیہ نے یہ جزیرہ ترکیہ سے بحری اڈا قائم کرنے کی غرض سے حاصل کر لیا- 1914ء میں اسے اپنی نوآبادی بنا لیا- 1954ء یونانی قبرصیوں نے ہنگامے شروع کر دیئے- ان کا مطالبہ تھا کہ مصر سے برطانیہ کا فوجی ہیڈ کوارٹر قبرص منتقل نہ کیا جائے ادھر ترکوں نے قبرص کی تقسیم کا مطالبہ کر دیا- چنانچہ 1969ء میں قبرص میں امن وامان کی صورت حال کو بہتر بنانے کے لئے برطانیہ، یونان اور ترکیہ کی حکومتوں کے مابین مذاکرات ہوئے- جن کے نتیجہ میں قبرص کو آزادی مل گئی- آزادی کے بعد معاہدہ پر تینوں حکومتوں کے نمائندوں نے دستخط کر دیئے- اس معاہدہ کی رو سے برطانیہ کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ ساحلی علاقوں میں واقع اپنے دو فوجی اڈوں کی نگرانی کر سکتا ہے- نیز یہ بھی طے پایا کہ مملکت کا سربراہ یونانی قبرصی اور نائب صدر ترک قبرصی ہوگا- اور موخر الذکر کو امور خارجہ، دفاع، حفاظتی امور، قانون سازی اور دیگر امور میں ویٹو کا حق حاصل ہوگا- علاوہ ازیں پارلیمنٹ میں 70 فی صد نمائندے یونانی قبرصی اور 30 فی صد ترک قبرصی ہوں گے- اور اسی نسبت سے ترک اقلیت کو مسلح افواج، پولیس اور حکومت میں نمائندگی دی جائے گی- تاہم اکثریت کی نیت کچھ ٹھیک نہ تھی- کیوں کہ قبرص میں آباد یونانیوں کے راہنما اور قبرص کے صدر آرچ بشپ میکاریوس نے ترک اقلیت سے متعلق آئین کی بعض دفعات میں تبدیلیاں کرنا چاہیں- اس تحریک پر جس کا مقصد اقلیت کی مراعات کم کرنا تھا- ترکوں میں فوری رد عمل ہوا- اور دسمبر 1963ء میں ہنگامے شروع ہوئے اور فرقہ وارانہ کشمکش کا نتیجہ تصادم کی صورت میں نکلا- ترکیہ کو مجبوراً اس معاملہ میں دخل اندازی کرنا پڑی- چنانچہ 27 دسمبر 1963ء کو یہ مسئلہ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں پیش ہوا- 18 فروری 1964ء کو اس مسئلہ پر دوبارہ بحث ہوئی- برطانیہ نے سلامتی کونسل کو مشورہ دیا کہ ان ملکوں کی رضامندی سے قبرص میں امن فوج متعین کی جائے- جنہوں نے قبرص کی آزادی کے معاہدے پر دستخط کئے تھے- چنانچہ سلامتی کونسل نے ایک قرارداد کے ذریعے 4 مارچ 1964ء کو قبرص میں تین ماہ کیلئے امن فوج متعین کر دی- سلامتی کونسل نے امن فوج کے سربراہ کو یہ ہدایت کی کہ وہ قبرص میں امن وامان بحال کرنے کیلئے اپنی تمام تر کوششوں کو بروئے کار لائے- اس کے ساتھ سیکرٹری جنرل نے ایک ثالث بھی مقرر کیا- اقوام متحدہ کی امن فوج میں آسٹریلیا، کینیڈا، ڈنمارک، فن لینڈ، آئرلینڈ، سویڈن اور برطانیہ کے سات ہزار افسر اور سپاہی شامل تھے-

سلامتی کونسل نے 20 جون 1964ء کو امن فوج کے قیام کی تین ماہ کی معینہ مدت بڑھا کر چھ ماہ کر دی- اگست 1964ء میں اقوام متحدہ کا ہنگامی اجلاس طلب کیا گیا- کیونکہ فرقہ وارانہ فسادات میں بدستور اضافہ ہوتا جا رہا تھا- 19- اگست کو سلامتی کونسل نے اس علاقہ میں مکمل طور پر جنگ بند کرنے کا حکم دیا- دسمبر 1967ء میں یونانی اور ترک آبادی کے درمیان پھر فسادات شروع ہو گئے- قبرص کی مسلح تنظیموں کو چونکہ حکومت کی پشت پناہی حاصل تھی- اس لئے انہوں نے ترک آبادی پر طرح طرح کے مظالم ڈھانے شروع کر دیئے- اس خاص صورتحال کے پیش نظر ترکیہ کو پھر مداخلت کرنی پڑی جس سے ترکیہ اور یونان کے مابین جنگ کا خطرہ لاحق ہو گیا- قبرص کی ترک آبادی کو یہ یقین ہو گیا تھا کہ میکاریوس حکومت ان کے حقوق بحال کرنے پر آمادہ نہیں ہے تو 29 دسمبر 1967ء کو نائب صدر ڈاکٹر فاضل کوچک نے ترک قبرصی علاقے پر اپنی حکومت قائم کرنے کا اعلان کیا- اس مسئلہ کا مستقل حل تلاش کرنے کے لئے وقفوں وقفوں کے ساتھ قبرص میں آباد یونانی اور ترک اقلیت کے رہنماؤں کے مابین تین برس تک مذاکرات ہوتے رہے- جو نتیجہ خیز ثابت نہ ہوئے- 18 اکتوبر 1971ء کو سلامتی کونسل نے یونانی اور ترکی قبرصیوں کے مابین بات چیت کا ایک نیا لائحہ عمل اختیار کیا- مگر اقوام متحدہ کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑا- اس کے بعد بھی اقوام متحدہ نے صلح کرانے کی کوشش کی- 15 جولائی 1974ء کو قبرص کے صدر میکاریوس کی حکومت کا تختہ الٹنے میں یونان کا ہاتھ تھا- 7 دسمبر 1974ء کو میکاریوس نے دوبارہ اقتدار سنبھال لیا- 13 فروری 1975ء کو ترک قبرصیوں نے رؤف دینکتاش کی صدارت میں اپنی علیحدہ حکومت قائم کر لی- 3- اگست 1977ء کو میکاریوس کے انتقال پر سپائرس کپریانو نئے صدر بنے مئی 1979ء میں اقوام متحدہ کی وساطت سے ترک قبرصیوں اور یونانی قبرصیوں کے مابین مذاکرات ہوئے جو ناکام رہے- 1981ء میں کپریانو پھر منتخب ہوئے جون 1981ء میں رؤف دینکتاش دوبارہ ترک جمہوریہ شمالی قبرص کے صدر منتخب ہوئے 1983ء میں فریقین کے مابین پھر مذاکرات ہوئے جو ناکام رہے- 15 نومبر 1983ء کو شمالی قبرص کے صدر نے یکطرفہ طور پر آزادی کا اعلان کیا- 5 مئی 1985ء کو نیا آئین نافذ ہوا-

(اردو جامع انسائیکلوپیڈیا)

نئے ملینیم کا استقبال اور جماعت جرمنی

50 لاکھ کی تعداد میں رنگین فولڈر کی اشاعت اور تقسیم

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انٹرنیشنل مجلس شوریٰ 1999ء کے موقع پر فرمایا تھا کہ ہم نئے ملینیم کا استقبال اس طرح سے کریں گے کہ 2001ء کے دوران دنیا کی 1/10 آبادی تک احمدیت کا پیغام پہنچا دیں- چنانچہ حضور انور کی اس مقدس خواہش کی تکمیل کے لئے دنیا بھر کی جماعتوں کے ساتھ ساتھ جماعت جرمنی میں بھی وسیع پیمانے پر منصوبہ بندی کی گئی- اس منصوبہ بندی کے اہم پہلو ایک تعارفی فولڈر کی تیاری، طباعت، تقسیم اور اس کے Feedback کے لئے انتظامات تھے- چنانچہ طے پایا کہ یہ فولڈر رنگین طباعت کے ساتھ 50 لاکھ کی تعداد میں شائع کیا جائے گا- اس تعداد میں شائع ہونے والا یہ فولڈر جماعت کی تاریخ میں ایک مثالی حیثیت رکھتا ہے- معروف احمدی سکالر محترم ہدایت اللہ ہبش نے یہ تعارفی فولڈر تحریر فرمایا اور محترم حمید نوید اسسٹنٹ سیکرٹری تصنیف جرمنی نے اس سلسلہ میں مفید اور ضروری مشوروں سے نوازا- نیز اس کی ڈیزائننگ اور Layout کے سلسلہ میں گرانقدر خدمات سرانجام دیں- اس کی طباعت کا مرحلہ شعبہ اشاعت کے زیر انتظام کامیابی کے ساتھ طے پایا اور اس طرح سے یہ فولڈر ماہ اپریل کے آخری ہفتہ تک جرمنی بھر میں ریجنل سطح تک پہنچا دیا گیا جہاں سے مقامی جماعتوں میں تقسیم ہوا اور ماہ مئی کے پہلے ہفتہ جرمنی بھر کے انصار، خدام، اطفال حتیٰ کہ بچوں اور عورتوں نے بھی جذبہ سے سرشار ہو کر امام وقت کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اسے گھر گھر پہنچایا-

چھ صفحات پر مشتمل اس فولڈر کے ساتھ ایک جوابی پوسٹ کارڈ بھی لگایا گیا تھا- جس سے قارئین کے لئے یہ سہولت ہو گئی تھی کہ وہ اس کے مختلف خانوں پر نشان لگائیں اور اپنا ایڈریس لکھ کر سپرد ڈاک کر دیں- چنانچہ اس جدید انداز کو اپنانے کے نتیجے میں ہمیں اس قدر رابطے میسر آئے ہیں کہ وہ جماعت جرمنی کی تاریخ میں ایک ریکارڈ ہے- الحمد للہ- جس قدر کارڈز ہمیں ملے ہیں ان میں سے اکثریت نے بڑی سنجیدگی اور دلچسپی کے ساتھ احمدیت کے بارے میں مزید معلومات مانگی ہیں اور بہت سے لوگوں نے تو قرآن کریم اور بعض دیگر کتب قیمتاً خریدنے کے آرڈرز بھی بھجوائے ہیں تاہم بعض لوگوں نے ان کارڈز کے ذریعہ برا بھلا بھی کہا ہے مگر ایسے لوگوں کی تعداد بہت کم ہے-

اس فولڈر کے سرورق پر سیدنا حضرت مسیح موعود کے زیر استعمال رہنے والی خوبصورت گھڑی کی تصویر ہے- جو کینیڈا سے محترم بشیر احمد صاحب ناصر نے مہیا کی اور دیگر تصاویر محترم شاہد عباسی صاحب آف فریکفرٹ نے مہیا کیں- احباب سے ان ہر دو کے لئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ

جماعت جرمنی کی اس مساعی میں بہت برکت دے اور اس کے نہایت مفید اور شیریں ثمرات سے ساری جماعت کو نوازے۔ آمین۔

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے وہ آئے گا انجام کار
(ماہنامہ اخبار احمدیہ جرمنی جولائی 2001ء)

اطلاعات واعلانات

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری محمد حنیف صاحب ڈوگر دارالصدر غربی لطیف ربوہ لکھتے ہیں کہ ان کی والدہ محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ بیوہ مکرم چوہدری محمد بوٹا صاحب مورخہ 20 ستمبر کو صبح تین بجے فیصل آباد ہسپتال میں بعمر 70 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں۔ مرحومہ چوہدری فضل احمد صاحب ڈوگر آف لندن کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔ ان کی نماز جنازہ اسی روز بیت مبارک میں مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی اور بعد از تدفین مکرم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب نے دعا کروائی۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور تمام لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ (آمین)

درخواست دعا

مکرم احسان الرحمٰن بسراء صاحب پنشنر تحریک جدید انجمن احمدیہ ربوہ (محلہ باب الابواب ربوہ) گزشتہ ایک ماہ سے مختلف عوارض کی وجہ سے علیل ہیں الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں تقریباً ایک ماہ رہنے کے بعد گھر آگئے ہیں مرض میں افاقہ نہ ہونے کے برابر ہے کمزوری اور ضعف بہت ہے احباب سے ان حالات میں دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر شفاء کاملہ عطا فرمائے۔

بازیافتہ طلائی کانٹا

ایک عدد طلائی کانٹا کسی دوست نے دفتر میں جمع کروایا ہے۔ جن کا ہو وہ دفتر ہذا سے رابطہ کریں۔
(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

ولادت

محترمہ امۃ القیوم شمس صاحبہ اہلیہ محترم حافظ مبین الحق شمس صاحب مرحوم دارالعلوم وسطی سے اطلاع دیتی ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان کے صاحبزادے عزیزم منظور الحق شمس صاحب اور عزیزہ طیبہ شمس صاحبہ کو مورخہ 9 ستمبر 2001ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام جلیس احمد شمس تجویز ہوا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود محترم حافظ مبین الحق شمس صاحب مرحوم کا پوتا، محترم میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب آف قادیان کا پڑپوتا اور محترم چوہدری رشید احمد صاحب اٹھوال دارالیمن غربی کا نواسہ ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود بیٹے کو نیک، خادم دین، سب کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک اور صحت وسلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے آمین۔

میاں محمد صدیق بانی گولڈ میڈل انعامی سکیم سکالرشپ 2001ء

مکرم میاں محمد صدیق بانی (مرحوم) کی طرف سے ہر سال انٹرمیڈیٹ کے بورڈ کے امتحان میں پاکستان بھر میں اول پوزیشن حاصل کرنے والے احمدی طالب علم/طالبہ کو مندرجہ ذیل تفصیل کے ساتھ انعامات دیئے جائیں گے۔

امتحان انٹرمیڈیٹ سالانہ (i) پری میڈیکل (احمدی طالب علم/طالبہ علم جو پاکستان بھر میں زیادہ نمبر لے گا)
(ii) پری انجینئرنگ (احمدی طالب علم/طالبہ علم جو پاکستان بھر میں زیادہ نمبر لے گا)
(iii) آرٹس (احمدی طالب علم/طالبہ جو پاکستان بھر میں زیادہ نمبر لے گا)

انٹرمیڈیٹ کے فائنل امتحان (بورڈ) میں ان تینوں شعبہ جات میں جو بھی احمدی طالبہ/طالب علم پاکستان بھر کے تمام احمدی طلبہ سے زیادہ نمبر حاصل کرے گا وہ ایک عدد گولڈ میڈل اور 25000 روپے سکالرشپ کا مستحق قرار پائے گا۔ (خواہ اس کی بورڈ میں کوئی پوزیشن ہو یا نہ ہو۔)

انٹرمیڈیٹ کا امتحان 2001ء دینے والے تمام احمدی طلباء و طالبات خواہ ان کا تعلق پنجاب، سندھ، سرحد، بلوچستان یا آزاد کشمیر کے کسی بھی بورڈ سے ہو اگر وہ قواعد پر پورا اترتے ہوں تو اس انعامی مقابلہ میں شامل ہو سکتے ہیں۔

قواعد ضوابط

1- اس سکیم کا اطلاق انٹرمیڈیٹ بورڈز کے سالانہ امتحان 2001ء سے ہوگا۔ (اس سے پہلے کا کوئی کیس اس سکیم میں شامل نہ ہو سکے گا۔)

2- اس سکیم کا اطلاق صرف اور صرف First Annual Examination پر ہوگا۔

By Part یا Division Improve-3 کرنے والے طلبہ اس مقابلہ میں شامل ہونے کا اہل نہ ہوں گے۔

4 سالانہ امتحان 2001ء میں 800 یا 800 سے زائد نمبر حاصل کرنے والے طلباء/طالبات درخواست دینے کے اہل ہوں گے۔

5- طالبات اور طلباء کے لئے الگ الگ معیار نہ ہیں بلکہ اپنے شعبہ میں جو بھی سب سے زیادہ نمبر حاصل کرے گا۔ وہ انعام کا مستحق قرار پائے گا۔

6- درخواست دینے کا طریق کار:

(i) سادہ کاغذ پر بنام ناظر تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ درخواست بھجوانا ہوگی۔

(ii) درخواست کے ساتھ انٹرمیڈیٹ کی سند یا Marks Sheet کی فوٹو کاپی لگانا لازمی ہوگا۔

(iii) اسی طرح درخواست اور سند یا Marks Sheet کی فوٹو کاپی پر بھی مکرم امیر صاحب جماعت ضلع کی تصدیق لازمی ہے۔ تصدیق کے بغیر کوئی درخواست زیر غور نہ لائی جائے گی۔

7- انعام کے مستحق قرار پانے والے طلبہ کو ان کی درخواست پر مندرج ایڈریس پر اطلاع کر دی جائے گی۔

8- درخواست جمع کروانے کی آخری تاریخ 31 اکتوبر 2001ء مقرر ہے۔ اس کے بعد آنے والی کوئی درخواست زیر غور نہ لائی جائے گی۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

امریکہ ثبوت دے

افغانستان کے حکمران طالبان نے کہا ہے کہ اسامہ ہمارے کنٹرول میں ہے۔ امریکہ ثبوت دے تو اسلامی قوانین کے تحت اس پر مقدمہ چلائیں گے۔ پاکستان میں طالبان کے سفیر عبدالسلام ضعیف نے کہا ہے کہ علماء دین کے جرگہ کا یہ پیغام کہ اسامہ رضاکارانہ طور پر ملک سے چلے جائیں ان کو پہنچا دیا گیا ہے لیکن ان کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔ انہوں نے کہا کہ اسامہ کی پناہ گاہ کا علم صرف ان لوگوں کو ہے جو ان کی حفاظت کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ان کی حکومت اس مسئلہ کو بات چیت کے ذریعہ حل کرنا چاہتی ہے۔ ادھر شمالی اتحاد نے کہا ہے کہ امریکہ افغانستان پر حملہ کرنے کی بجائے ان سے رابطہ کرے۔

آئندہ چوبیس یا اڑتالیس گھنٹے

اسامہ بن لادن کے ٹھکانوں پر حملہ کے لئے آئندہ 24 گھنٹے اہم ہیں۔ حملہ کا مقصد اسامہ کو ہلاک کرنے کے علاوہ طالبان کی 20 طیاروں پر مشتمل فضائیہ میزائل اور ٹینکوں کو ختم کرنا ہے۔ ایک برطانوی اخبار نے لکھا ہے کہ اگلے 48 گھنٹوں میں امریکہ افغانستان پر حملہ کر دے گا۔

امریکی برطانوی کے بعد آسٹریلوی کمانڈوز

آسٹریلوی وزیر دفاع نے انکشاف کیا ہے کہ اسامہ کی تلاش میں امریکی اور برطانوی فوجیوں کے بعد اب آسٹریلوی کمانڈوز بھی افغانستان میں داخل ہو گئے ہیں۔ وزیر دفاع نے بتایا کہ آسٹریلوی ایلیٹ فورس بھی امریکی اور برطانوی فوجیوں کے ساتھ افغانستان میں دہشت گردوں کے خلاف آپریشن میں مصروف ہیں۔

مزید 41 جنگی جہاز پہنچ گئے

امریکہ اور اس کے اتحادیوں کے مزید 41 جنگی جہاز خلیج فارس اور اومان پہنچ گئے ہیں۔ امریکی لیڈر جیسی جیکسن نے کہا ہے کہ میں نے طالبان کا رویہ دیکھ لیا ہے افغانستان نہیں جاؤں گا۔ امریکہ نے کہا ہے کہ دنیا دہشت گردوں کے خلاف شکنجہ سخت کر دے۔ طالبان کو برسر اقتدار نہیں رہنا چاہئے۔

طالبان کا جانا ٹھہر گیا ہے

افغان امور کے ماہرین کو افغانستان میں واضح طور پر تبدیلی نظر آ رہی ہے۔ طالبان حکومت کا ختم ہونا یقینی ہے۔ وسیع البنیاد عبوری حکومت جو ایک یا دو سال کے لئے ہوگی قائم کی جائے گی جس میں لوئی جرگہ کا کردار اہم ہوگا۔ اقوام متحدہ اور اسلامی کانفرنس غیر جانبدار حکومت بنوا سکتے ہیں۔ افغانستان کے سابق شاہ ظاہر شاہ کو افغانستان واپس لانے کی کوششیں تیز تر ہو گئی ہیں۔

بھارت نے شور مچا دیا

بھارت نے پاکستان پر سے امریکی پابندیاں اٹھائے جانے پر شور مچا دیا ہے۔ ایک بھارتی وزیر نے کہا لگتا ہے کہ امریکہ جیسے جمہوری ملکوں کے لئے بھی اب جمہوریت پہلی ترجیح نہیں رہی لیکن دہشت گردی کے خلاف جنگ بھارت کے لئے زیادہ اہم ہے۔ بھارتی وزیر نے کہا کہ صدر پرویز بڑی مشکل میں پھنسے ہوئے ہیں۔ وقت ہی بتائے گا کہ امریکہ کیا کرے گا۔

یہ جنگ زیادہ مشکل ہے۔ صدر بش

امریکہ کے صدر بش نے کہا ہے کہ اسامہ بن لادن کے خلاف جنگ زیادہ مشکل ہے۔ خلیجی جنگ میں ہمیں دشمن کی افواج کا علم تھا رائے عامہ بھی ہموار تھی صحافیوں کا بھی اعتماد حاصل تھا۔ صدر بش نے کہا کہ ہم نہیں کہہ سکتے کہ 100 گھنٹوں کی جنگ میں معاملہ صاف ہو جائے گا یا نہیں۔ انہوں نے کہا کہ عالمی رہنما جنگ جیتنے کا عزم کر چکے ہیں اس لئے جنگ جیتیں گے۔

امریکہ اور یورپ میں مظاہرے

افغانستان پر متوقع امریکی حملے کے خلاف امریکہ اور یورپ میں مظاہرے ہوئے۔ آئی ایم ایف اور ورلڈ بنک کا اجلاس شروع ہوتے ہی واشنگٹن، سان فرانسسکو، سوئٹزر لینڈ، آسٹریا جرمنی اور آسٹریلیا میں احتجاجی مظاہرے شروع ہو گئے۔ مظاہرین کی پولیس کے ساتھ جھڑپیں ہوئیں۔

بچوں کے دانت نکلنے کی تکالیف کی دوا
ہومیو نونہال GHP-4/FD
20ML قطرے یا 20 گرام گولیاں۔ قیمت =/25
عزیز ہومیو پیتھک ربوہ فون 212399

ملکی خبریں

ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: یکم اکتوبر: گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم از کم درجہ حرارت 19 زیادہ سے زیادہ 36 درجے سنٹی گریڈ

☆ منگل 2-اکتوبر غروب آفتاب: 5-55

☆ بدھ 3-اکتوبر طلوع فجر: 4-40

☆ بدھ 3-اکتوبر طلوع آفتاب: 6.01

طالبان اسامہ کو امریکہ کے حوالے کر دیں

صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ امریکہ نے پاکستان کو ایسا کوئی ثبوت نہیں دیا جس سے ثابت ہوتا ہو کہ 11 ستمبر کو امریکہ میں ہونے والے حملوں میں اسامہ بن لادن ملوث ہیں- انہوں نے سی این این کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ انہیں ابھی تک ایسی کوئی شہادت یا ثبوت نہیں دکھایا گیا- انہوں نے کہا کہ اب تک اس حوالے سے میں جو کچھ بھی جانتا ہوں وہ ساری معلومات ٹیلی ویژن رپورٹوں پر مبنی ہیں- انہوں نے کہا کہ ان کو توقع ہے کہ امریکہ جلد ہی ایسے ثبوت جو خفیہ نوعیت کے نہیں ہیں پاکستان کے سامنے لائے گا انہوں نے کہا کہ میں یہ نہیں چاہوں گا کہ پاکستانی فوج افغانستان میں لڑے یا اس مقصد کے لئے سرحد پار کرے- انہوں نے کہا کہ دہشت گردی کے خلاف بڑھتے ہوئے عالمی اتحاد کے باعث طالبان حکومت کو خطرے کا سامنا ہے کیونکہ طالبان حکومت پر اسامہ کو حوالے کرنے کے لئے دباؤ بڑھ رہا ہے- انہوں نے کہا کہ اس بات کی امید بہت کم ہے کہ طالبان امریکی مطالبات پورے کر دیں گے- اور اسامہ کو امریکہ کے حوالے کر دیں گے- انہوں نے مزید کہا کہ ہمیں کوئی ثبوت دیا گیا ہے نہ آپریشنل پلان اور طالبان کو چاہئے کہ اسامہ بن لادن کو امریکہ کے حوالے کر دیں۔

ڈیزل اور پٹرول پھر مہنگا ہو گیا

پٹرولیم کی قیمتوں پر نظر ثانی کرنے والی ایڈوائزری کمیٹی نے تیل کی قیمتوں میں ردوبدل کا اعلان کیا ہے جس کے تحت ہائی سپیڈ ڈیزل کی قیمتیں ایک روپیہ اور پٹرول کی قیمتوں میں 86 پیسے فی لیٹر اضافہ جبکہ لائٹ ڈیزل کی قیمتوں میں 8 پیسے جے پی 4 کی قیمتوں میں 62 پیسے مٹی کے تیل کی قیمتوں میں 28 پیسے فی لیٹر کمی کی گئی ہے-

میاں ارشد نیب کی تفتیش کے دوران ہلاک

پیپلز پارٹی کے رہنما میاں ارشد نیب کی تفتیش کے دوران پراسرار طور پر جاں بحق ہو گئے- ان کے لواحقین نے اسے نیب کی حراست میں قتل کی واردات قرار دیا ہے پولیس کے مطابق بظاہر یہ دل کا حملہ نظر آ رہا ہے مدعی پارٹی کے اعتراض پر نعش پوسٹمارٹم کے لئے بھجوا دی گئی-

ربیع کے لئے پنجاب کا واٹر پلان

پنجاب کا فصل ربیع کے لئے واٹر پلان نافذ ہو گیا ہے- جس کے مطابق صوبے کو 51 فیصد پانی کی کمی کا سامنا کرنا پڑے گا- دریاؤں میں پانی کی کمی اور ڈیموں میں سٹوریج کو مدنظر رکھتے ہوئے جو پلان بنایا گیا ہے اس میں کاٹن زون، رائس زون اور گندم زون کو بہتر مینجمنٹ سے پانی دیا جائے گا- محکمہ آبپاشی کے ماہرین نے بتایا ہے کہ مارچ تک ڈیم مکمل خالی ہو جائیں گے اور دریاؤں میں پانی کی کمی کم سے کم سطح پر پہنچ جائے گی- حکومت پنجاب نے صوبہ بھر کے لئے مرتب کردہ واٹر پلان ضلعی ناظمین کو بھیجنے کا فیصلہ کیا ہے تاکہ وہ اپنے اپنے اضلاع میں کاشتکاروں کو حکومت کی طرف سے کی جانے والی پانی کی وارہ بندی سے آگاہ کر سکیں-

منکیرہ کے قریب بس کو حادثہ

منکیرہ سے 15 کلومیٹر کے فاصلے پر تیز رفتاری کے باعث بس الٹ گئی اور موقع پر ہی دو کمسن بہن بھائی جاں بحق ہو گئے- اور چوبیس افراد زخمی ہو گئے جن میں سے دو کی حالت نازک بتائی جاتی ہے- زخمیوں کو بھکر ہسپتال داخل کرا دیا گیا- ڈرائیور موقع سے فرار ہو گیا- پولیس نے مقدمہ درج کر لیا ہے-

مذہبی انتہا پسندوں کے خلاف کارروائی کریں گے

صدر جنرل مشرف نے کہا ہے کہ ہمیں مذہبی انتہا پسندی پر تشویش ہے- ہم ان انتہا پسندوں کے خلاف سخت کارروائی کریں گے- وہ سی این این کی کرسٹینا امان پور کو ایک خصوصی انٹرویو دے رہے تھے-

عام انتخابات کی تیاریاں

صدر مملکت نے ملک میں 11 ستمبر کو ہونے والے واقعہ کے بعد پیدا ہونے والی صورتحال کے باوجود الیکشن کمیشن آف پاکستان کو شیڈیول کے مطابق عام انتخابات کی تیاریوں کا سلسلہ جاری رکھنے کے احکامات کر دیئے ہیں-

گلشن احمد نرسری

گلشن احمد نرسری میں سبزیوں کے بیج، موسمی پھولوں کی پنیریاں، سدا بہار پودے اور نرسری تمام آلات مثلاً رمبا، کسّی، کھرپہ، درانتی وغیرہ رعایتی قیمت پر دستیاب ہیں- (نگران گلشن احمد نرسری ربوہ)

بشیرز- اب اور بھی شاندار ڈیزائننگ کے ساتھ
پیج جیولرز اینڈ بوتیک
ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز
بھوکی شوردو فون 04524-214510 ربوہ 04942-423173

معیاری اور کوالٹی سکرین پرنٹنگ اور ڈیزائننگ
خان نیم پلیٹس
نیم پلیٹس کلاک ڈائلز سٹکرز شیلڈز
ٹاؤن شپ لاہور فون: 5150862 فیکس 5123862
ای میل: knp_pk@yahoo.com

تمام گاڑیوں و ٹریکٹروں کے ہوز پائپ آئلز کی تمام آئٹم آرڈر پر تیار
SRP
سینکی ربڑ پارٹس
جی ٹی روڈ رچنا ٹاؤن نزد گلوب ٹمبر کارپوریشن فیروزوالا لاہور
فون فیکٹری 042-7924522,7924511
فون رہائش 7729194
طالب دعا- میاں عباس علی- میاں ریاض احمد- میاں تنویر اسلم

PROTECH UPS لگوائیں لوڈشیڈنگ سے نجات پائیں- اپنا کمپیوٹر- ٹی وی- ویڈیو گیم- ڈش ریسیور اور دیگر الیکٹرونکس اشیاء بجلی جانے کے بعد بھی استعمال کریں-
32 اپر فلور چوہدری سنٹر ملتان روڈ لاہور ☎ 7413853
Email:pro_tech_1@yahoo.com

ڈسٹری بیوٹر: ذائقہ بناسپتی و کوکنگ آئل
بلال انٹرپرائزز
سبزی منڈی- اسلام آباد
آفس ☎051-440892-441767
رہائش ☎051-410090

طاہر کراکری سنٹر
سٹین لیس سٹیل کے برتن اور امپورٹیڈ کراکری دستیاب ہے- نزد یوٹیلیٹی سٹور ریلوے روڈ ربوہ

شاہد الیکٹرک سٹور
ہر قسم سامان بجلی دستیاب ہے
پروپرائٹر: میاں ریاض احمد
متصل احمدیہ بیت الفضل گول امین پور بازار
فیصل آباد فون نمبر 642605-632606

نیو راحت علی جیولرز
اکبر بازار شیخوپورہ ☆ 7 سنگھار سنٹر
فون دکان 53181 ☆ میکلین روڈ مین دی مال لاہور
فون رہائش 53991 ☆ فون دکان 7320977
فون رہائش 5161681

DILAWAR RADIO
Deals in: *Car stereo pioneer *sony Hi-Fi, *Kenwood Power Amp+ Woofer, *Hi-Fi Stereo Car
Main 3 –Hall Road, Lahore
☎ 7352212, 7352790

KOHI NOOR STEEL TRADERS
220 LOHA MARKET LAHORE PAKISTAN
Importers and Dealers Pakistan Steel Deals in cold Rolled, Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils
Tel: 7630055-7650490-91 Fax: 7630088
Email bilalwz @ wol.net.pk.
Talib-e- Dua,Mian Mubarik Ali

نعیم آپٹیکل سروس
نظر و دھوپ کی عینکیں ڈاکٹری نسخہ کے مطابق لگائی جاتی ہیں
کنٹیکٹ لینز و سلویشن دستیاب ہیں
نظر کا معائنہ بذریعہ کمپیوٹر
فون 642628-34101 چوک کچہری بازار فیصل آباد

HAROON'S
Shop No.5.Moscow plaza Blue Area Islamabad PH:826948
Shop No.8 Block A, Super Market Islamabad PH:275734-829886

بلال فری ہومیوپیتھک ڈسپنسری
زیر سرپرستی- محمد اشرف بلال
زیر نگرانی- پروفیسر ڈاکٹر سجاد حسن خان
اوقات کار- صبح 9 بجے تا شام 4 بجے
وقفہ 12 بجے تا 1 بجے دوپہر- ناغہ بروز اتوار
86- علامہ اقبال روڈ- گڑھی شاہو- لاہور

جاپانی گاڑیوں کے انجن گیسکٹ ساختہ جاپان و تائیوان
بانی سنز Bani Sons
میکلن سٹریٹ، پلازہ سکوائر کراچی
فون نمبر 021-7720874-7729137
Fax- (92-21)7773723
E-mail: banisons@cyber.net.Pk

The Vision of Tomorrow
NEW HAVEN PUBLIC SCHOOL
MULTAN, ☎ 061-553164, 554399

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل-61